(Part - II)

Good attempt. Where are the otjer 2 questions? Time management issue?

سوال نمبر 4:

اسلام میں خواتین کے حقوق

7

تعارف:

جس طرح سب انسان ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ اسی طرح سب کی ماں بھی اصلاً ایک ہی حضرت حواؑ ہیں۔ ایک ہی ماں باپ سے یہ پورا گھرانا وجود میں آیا ہے۔ حضرت حواؑ حضرت آدمؑ کی جنس سے تخلیق فرمائی گئی ہیں۔ جس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ عورت مرد کے مقابلے میں کوئی حقیر و فروتر مخلوق نہیں ہے۔ بلکہ وہ بھی اس شرف میں برابر کی شریک ہے جو انسان کو بحیثیت اولادِ آدم حاصل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو! جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور دونوں میں سے بہت سے مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیے اور اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے مدد چاہتے ہو اور رشتوں کے بارے میں بھی خبردار رہو۔ بے شک اللہ تم پر نگران ہے

(النساء:1)

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور آئینِ پاکستان عورتوں کو تمام بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ جہاں تک پاکستانی معاشرے کا تعلق ہے تو بہت سے مقامات پر عورت کو عزت، تحفظ اور وقار حاصل ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سے حقوق بھی حاصل ہیں جیسا کہ جائیداد اور ووٹ کا حق۔

General Instructions:

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

CamScanner

مسلمان عورت کے عمومی حقوق:

اسلام کی آمد کے بعد عورت کو امن کے ساتھ ساتھ بری رسومات سے آزادی کا پیغام بھی ملا۔ اسلام نے عورت کو وہ حقوق عطا کیے جو اس وقت دنیا میں عورت کو کہیں حاصل نہیں تھے۔

یہ حقوق مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) زندگی کے تحفظ کا حق:

اسلام سب سے پہلے عورت کو زندگی کے تحفظ کا حق دیتا ہے۔ اسلام سے قبل عرب کی جاہلی معاشرت میں عورتوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ جب کہ اسلام نے انسانی جان کی حرمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے، اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب اور لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(النسا: 93)

(ii) مال کے تحفظ کا حق:

اسلام کے پہلے عورتوں کو وراثت میں حقوق حاصل نہیں تھے۔ اسلام نے سب سے پہلے اسے حق ملکیت عطا کیا۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: مردوں کے لیے اس میں سے ہے جو انھوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے ہے جو انھوں نے کمایا۔

(النسا: 32)

CamScanner

(iii) **عزت کے تحفظ کا حق:**

مسلمان مردوں کو حکماً یہ بات کہی گئی ہے کہ وہ کسی بھی نامحرم عورت کی طرف بری نظر نہ اٹھائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

اے حبیب! مومن مردوں سے یہ اشارہ فرما دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ وہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

(النور: 30)

(iv) **تعلیم و تربیت کا حق:**

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کے فرائض میں شامل ہے۔ حدیث شریف ہے۔

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان عورت اور مرد پر فرض ہے۔

قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت جیسے جیسے پروان چڑھی۔ خواتین نے زندگی کے ہر شعبے میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود حضرت عائشہؓ کو کو قرآن کا علم دیا اور ان سے بہت سی احادیث روایت ہیں۔

(v) **حسن سلوک کا حق:**

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ترجمہ:

عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو

(النساء: 19)

CS CamScanner

عورتوں کے ازدواجی حقوق:

اسلام نے عورتوں کو مندرجہ ذیل ازدواجی حقوق فراہم کیے ہیں۔

(i) شادی کا حق:

اسلام سے قبل عورتیں مردوں کی ملکیت تصور کی جاتی تھیں۔ انھیں اپنی مرضی سے نکاح کا حق حاصل نہ تھا۔ اگر کسی عورت کو طلاق مل جاتی تب بھی وہ اپنی مرضی سے نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ قرآن مجید میں اس حوالے سے ارشاد ہے:

ترجمہ: (طلاق کے بعد) اپنی عورتوں کو نہ روکو کہ وہ شوہروں سے نکاح کر سکیں۔

(البقرہ: 232)

(ii) حرمت نکاح کا حق:

زمانہ جاہلیت میں باپ کے مرنے کے بعد بیٹا سوتیلی ماں سے نکاح کر سکتا تھا۔ اسی طرح بہت سارے رشتوں میں تمیز نہیں تھی جب کہ اسلام نے اس حوالے سے سورۃ النساء میں واضح قوانین بیان کیے ہیں۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں اور خالائیں حرام کر دی ہیں۔

(النسا: 23)

(iii) مہر کا حق:

مباشرت سے قبل طلاق ہونے کی صورت میں مہر نصف ہو جاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں حق مہر ملکیت کی صورت میں رائج نہ تھا۔ اسلام نے اس حوالے سے ارشاد فرمایا۔

CS CamScanner

ترجمہ: اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اسے ڈھیروں مہر دے چکے ہو تب بھی اس سے نہ لو۔

(النسا: ٢٠)

(iv) خلع کا حق:

اگر مرد سے نباہ نہ ہو سکے تو عورت کے پاس خلع کا حق ہے۔ اگر وہ قاضی یا جج کے پاس جا کر کیس دائر کرے تو اسے خلع مل جائے گا۔

ترجمہ: اور ان (مرد و عورت) پر کوئی حرج نہیں کہ بیوی کچھ بدلہ دے کر آزادی حاصل کرے۔

(البقرہ: ٢٢٩)

عورت کے سیاسی حقوق:

اسلام سے قبل عورت کے عائلی حقوق اسے نہیں ملے تھے سیاسی حقوق کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ عورتوں کو جو سیاسی حقوق دیے گئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) رائے دہی کا حق:

نبی کریم ﷺ نے اپنی سنت مبارکہ سے عورت کے حق رائے دہی کو قانونی بنیاد فراہم کی۔

آپ ﷺ کی سنت پر خلافت راشدہ میں اس طرح عمل ہوا کہ حضرت عمرؓ نے جب چھ صحابہؓ کی کمیٹی بنائی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو الیکشن کمشنر بنایا تو آپؓ نے مدینہ کے گھر گھر جا کر عورتوں کی رائے لی۔ انھوں نے حضرت عثمانؓ کے حق میں ووٹ دیا۔

مقننہ میں نمائندگی کا حق:

حضرت عمرؓ کی مجلس شوریٰ میں خواتین کی بھی نمائندگی ہوتی تھی۔ ایک موقع پر جب آپؓ نے عورتوں کے مہر کی مقدار متعین کرنے پر رائے لی تو مجلس شوریٰ میں ایک عورت اٹھ کھڑی ہوئی اور کہا کہ یہ آپؓ کو اختیار نہیں آپ مہر کی مقدار متعین کریں۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ:

"اور اگر تم انھیں بہت سارا مال بھی دے چکے ہو تو واپس نہ لو" **(النساء: ۲۰)**

اس پر آپؓ نے اپنی تجویز واپس لے لی۔

خلاصہ بحث:

اسلام نے عورتوں کو جان، مال، ورثہ، تعلیم، صحت اور روزگار کے حوالے سے حقوق عطا کیے ہیں۔ ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت میں ان کے مقام کو نہ صرف بیان کیا ہے بلکہ عملاً بھی عزت دی ہے۔ گلوریا سٹائنم نے کہا تھا **"عورت کی مساوات کے لیے جدوجہد کی کہانی کسی ایک نسوانیت پرست یا کسی ایک تنظیم کی کہانی نہیں، یہ ان سب کی اجتماعی کوشش ہے جو انسانی حقوق پر یقین رکھتے ہیں۔"** مسلمان بڑے فخر کے ساتھ اس کو بیان کر سکتے ہیں کہ رحمت دو عالم آپؐ کی ذات اقدس ہی انسانی تاریخ میں وہ بے مثال ذات ہے، جن کے ذریعے سے نہ صرف خواتین کو بلکہ معاشرے کے اندر کمزور اور پسے ہوئے تمام طبقات کو حقوق میسر آئے۔

CamScanner

سوال نمبر 2

زکوٰۃ کی اہمیت اور فلسفہ

تعارف:

نماز کے بعد زکوٰۃ دوسری اہم ترین عبادت ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی طرح زکوٰۃ کا حکم بھی پہلے انبیا کی شریعت میں موجود رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا تو اس حکم کو پورا کرنے کے حوالے سے انھیں کسی اجنبیت کا احساس نہیں ہوا۔ قرآن کریم حضرت اسماعیلؑ کی اس بات کی نقل کرتا ہے کہ وہ نماز کی طرح گھر والوں کو زکوٰۃ کی تلقین بھی کرتے تھے۔ جس طرح سے سورۃ مریم میں ہے:

ترجمہ:

وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کرتا تھا اور اپنے پروردگار کے نزدیک وہ ایک پسندیدہ انسان تھا۔

(مریم: 55)

زکوٰۃ کے لفظ سے ہی اس کا معنی متعین ہو جاتا ہے اس سے مراد وہ مال ہے جو پاکیزگی اور طہارت حاصل کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اس کی ادائیگی ہر صاحب نصاب کے لیے فرض ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت:

(a) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک عربی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسولؐ مجھے کوئی

ایسا عمل بتا ئیے کہ جو میں کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ
نے فرمایا " اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ
اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس
عربی نے کہا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان
ہے میں اس سے کچھ بھی زائد نہ کروں گا۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو آپ ﷺ
نے فرمایا کہ اگر کسی نے جنت والوں میں سے کسی کو دیکھنا ہے تو اسے
دیکھ لے۔

(b) حضرت جریر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے نماز ادا
کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

(c) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " جب تو
نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض پورا کر دیا"۔

زکوٰۃ کے روحانی فوائد:

زکوٰۃ کے روحانی اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) **تزکیہ نفس:**

زکوٰۃ ادا کرنے سے تزکیہ نفس حاصل ہوتا ہے۔ اپنے ہاتھ
سے اور اپنی خوشی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم
کی تعمیل کرتے ہوئے انسان کے دل میں مال کی محبت کم ہوتی ہے۔
بخل اور کنجوسی کا جذبہ مغلوب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق استوار
ہوتا ہے۔ برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

اے نبی ﷺ! ان کے اموال میں سے صدقہ لیں جس
کے ذریعے آپ انھیں پاک کر دیں اور ان کا تزکیہ کریں۔

(التوبہ: 103)

(ii) **نیکی کا حصول**

زکوٰۃ دینے سے نیکی کا حصول ہوتا ہے۔ کوئی انسان خواہ کتنا ہی عبادت گزار کیوں نہ ہو، دیگر نیکیاں چاہے کتنی ہی کرتا ہو۔ جب تک اپنے اوپر عائد زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اسے نیکی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

تو تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی ان چیزوں میں سے (اللہ کی راہ) میں خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہیں۔

(آل عمران: 92)

(iii) **مال میں برکت:**

زکوٰۃ دینے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ اس سخاوت سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

اگر تم اللہ کو قرض دو تو وہ اسے تمہارے لیے دوگنا کر دے گا اور تمہاری مغفرت کر دے گا اور اللہ قدر کرنے والا بردبار ہے۔

(التغابن: 16)

زکوٰۃ کے اخلاقی فوائد:

زکوٰۃ کے اخلاقی فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

تواضع و انکساری:

زکوٰۃ کے نظام پر یقین رکھنے والا اس بات پر بھی یقین رکھتا ہے کہ میرے پاس جو مال ہے وہ سب خدا پاک کا عطا کردہ ہے۔ اس میں میرا اپنا کوئی کمال نہیں۔ اس طرح اس میں

تواضع وانکساری پیدا ہو جاتی ہے۔

احساس ذمہ داری :

زکوٰۃ انسان میں احساس ذمہ داری پیدا کرتی ہے کہ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے مال میں سے شرح کے مطابق حصہ نکالے تاکہ مستحقین ومفلس اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور معاشرے میں خود اعتمادی سے جی سکیں اور اپنی ضروریات زندگی کو پورا کر سکیں۔

خود کفالت :

زکوٰۃ کی وجہ سے خود کفالت پروان چڑھتی ہے۔ یعنی جب صاحب مال زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہیں تو فقرا، مساکین عاملین، رقاب، قیدی، مسافر، قرض دار اپنی کئی مشکلوں سے رہائی پاتے ہیں۔ معاشرے کے ضرورت مند افراد اپنی زندگی بہتر طور سے گزارنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

زکوٰۃ کے سماجی فوائد :

زکوٰۃ کے سماجی فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

سودی معیشت کا خاتمہ : (ا)

زکوٰۃ سودی معیشت کو رخصت کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نظام زکوٰۃ کے باعث معاشرہ اور حکومت دونوں قرض در قرض اور سود در سود کی لعنت سے پاک ہو جاتے ہیں جو معاشرے اور حکومت کو گھن کی طرح چاٹ رہے ہوتے ہیں اور پھر معاشی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔

سود کی مخالفت قرآن میں ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

ترجمہ:

اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے

(البقرہ: 276)

(ii) **ارتکازِ دولت کا قلع قمع:**

زکوٰۃ کے نظام سے دولت کا ارتکاز چند ہاتھوں میں نہیں ہوتا۔ اگر دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو جائے جیسا کہ جاگیرداری اور سرمایہ دارانہ نظام میں ہوتا ہے تو اس سے مال دار اور نادار طبقوں کے درمیان تضاد اور تفاوت بہت نمایاں اور گھناؤنی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہ معیشت اور معاشرے اور بالآخر دونوں کے لیے تباہ کن ثابت ہوتا۔ زکوٰۃ ارتکازِ دولت کو کم کرتی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

ترجمہ:

تاکہ وہ مال تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔

(الحشر: 07)

(iii) **نصرتِ دین:**

زکوٰۃ کے فوائد میں ایک اور فائدہ دین کی حفاظت اور نصرت ہے۔ قرآن حکیم نے ایک جگہ جہاد کا حکم دیتے ہوئے فرمایا

ترجمہ:

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ روک کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

(البقرہ: 195)

خلاصہ بحث:

ضرورت اس امر کی ہے کہ زکوۃ کو جہاں امیروں سے اکٹھا کیا جائے اور اسے غریبوں میں تقسیم کیا جائے۔ جہاں زکوۃ کی رقم بلاواسطہ غربا میں تقسیم کی جائے وہاں ساتھ ساتھ اس طرح کا انفراسٹرکچر بھی بحال کیا جائے جس سے مستقل آمدنی حاصل ہوتی رہے اور غربا کا فائدہ ہوتا رہے۔ زکوۃ کے اجتماعی نظام سے جہاں سودی معیشت، بیرونی قرضے، سرمایہ دارانہ نظام تجارت بالواسطہ محصول سے جان چھوٹ جائے گی وہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتوں کا نزول بھی ہوگا۔